سوال

ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی اور بری تقدیر کے ساتھ ایمان لایا جائے اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شعبة الخ» (جامع الترمذی، الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان والزیادة والنقصان، ح: ۲۶۱۴ وسنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی الایمان، ح: ۵۷)

''ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔'' ان دونوں میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دراصل ایمان نام ہے عقیدہ کا اس کے چھ اصول ہیں جو حدیث جبرئیل علیہ السلام میں مذکور ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

((اَلْإِيمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) (صحیح البخاری، الایمان، باب سوال جبرئیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان والاسلام والاحسان، ح: ۵۰ ومسلم، الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان... ح: ۸)

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔''

اور وہ ایمان جو اعمال اور ان کے انواع واجناس پر مشتمل ہے، اس کی کم وبیش ستر یا اس سے زیادہ شاخیں ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں نماز کو ایمان کے نام سے موسوم فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ١٤٣ ... سورة البقرة

''اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان (نماز) کو یوں ہی ضائع کردے، اللہ تو لوگوں پر بڑا مہربان (اور) صاحب رحمت ہے۔''

مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں ایمان سے مراد بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی جانے والی نماز ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کے حکم سے قبل مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 44